بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

مباحثہ عالمگیری

یعنے

مکالمہ حضرت شیخ ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ مہدوی و قاضی ابوسعید بحکم شہنشاہ ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر

﴿بمقام﴾

احمد نگر نسبت دریافت عقائد گروہ مہدوی شدہ است

مترجم

جناب سید افتخار اعجاز صاحب

شائع کردہ۔ مرکزی انجمن مہدویہ۔ چنچل گوڑہ۔ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

تبلیغ واشاعت اور تفہیم مذہب ہر دور میں ایک اہم ضرورت رہی ہے۔اس ضرورت کی اہمیت اس وقت کئی گنا بڑھ جاتی ہے جب برادران ملت کا جذبہ تجسس و تحقیق ذہنی اطمینان اور قلبی سکون کو تلاش میں رہتا ہے اور اس تلاش میں شدت وقت اور زمانے کے اثرات وتقاضوں سے راست تعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ طالبانِ حق وصداقت کی رہنمائی کے لئے مرکزی انجمن مہدویہ حیدرآباد نے مختلف زبانوں میں مذہبی لٹریچر کی طباعت کا سلسلہ شروع کیا ہے۔

قدیم مہدویہ لٹریچر میں ایسی کئی کتابیں موجود ہیں جو مباحثہ ومناظرہ کے انداز میں لکھی گئی ہیں اور ان میں مخالفین کے اعتراضات کے مدلل وتشفی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔انکے منجملہ میاں شیخ مصطفےٰ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ کی ''مجالس خمسہ'' کئی بار شائع ہوچکی ہے جو دربار اکبری میں میاں مصطفےٰ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ کے مباحثہ کی تفصیل پر مشتمل ہے۔ دوسرا مباحثہ جو اورنگ زیب عالمگیر کے حکم سے قاضی لشکر قاضی ابوسعید اور اہل چچونڈ علماء مہدویہ کے درمیان بمقام احمد نگر (مہاراشٹرا) ۱۰۹۵ھ ہجری مطابق ۱۶۸۴ء عیسوی میں ہوا تھا وہ ''مباحثہ عالمگیری'' کے نام سے موسوم ہے۔ یہ مباحثے شہنشاہان وقت کے حکم سے منعقد ہوئے تھے اس لئے خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

''مباحثہ عالمگیری'' مرتبہ میاں ابوالقاسم رحمتہ اللہ علیہ پہلی مرتبہ ۱۹۰۲ء میں زیور طباعت سے آراستہ ہوئی تھی۔اس کا ترجمہ سلیس اردو میں جناب سید افتخار اعجاز صاحب نے انجمن مہدویہ کی خواہش پر کیا تھا جو فارسی متن کے ساتھ مرکزی انجمن مہدویہ کی جانب سے ۱۹۸۰ء میں پہلی بار شائع کیا گیا تھا جو اب نایاب وکمیاب ہے۔اس لئے کتاب کی افادیت ومقبولیت کے پیش نظر مرکزی انجمن مہدویہ اس کو دوبارہ شائع کررہی ہے۔امید ہے کہ اس سے خاطر خواہ استفادہ کیا جائے گا۔

منجانب مرکزی انجمن مہدویہ میں ان تمام اصحاب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے اسکے ترجمہ، ترتیب، تصحیح اور طباعت کے کام میں تعاون فرمایا۔ جزاھم اللّٰہ فی الدارین

۱۹ ذی قعدہ ۱۴۱۴ھ
یکم مئی ۱۹۹۴ء

مرزا سمیع اللہ بیگ
صدر
مرکزی انجمن مہدویہ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساری تعریف اللہ کے لئے جو عالمین کا رب ہے اور عاقبت متقیوں کے لئے ہے۔ صلوۃ وسلام اللہ کے رسول محمد ﷺ اور آپؐ کی آل اور تمام اصحابؓ پر۔

امابعد۔ اے منصف اس بات کو جان لے کہ میاں شیخ ابراہیم کی یہ مجلس (اس وقت کی ہے جب کہ) بادشاہ اورنگ زیب دہلی سے آکر احمد نگر میں ٹھیرا تھا۔ اور اس شہر کے عالم، قاضی خطیب اور ملا جو حضرت مہدی علیہ السلام کے دین سے عداوت رکھتے تھے، انہوں نے بادشاہ کو بتلایا کہ یہاں مہدوی قوم بہت ہے اور مہدیِ موعود آخر الزماں کو ''آئے اور گئے'' کہتے ہیں۔ ان کے عقیدے کی خبر لیجئے۔ اس کے بعد قاضی نے روضہ شاہ شریف رحمتہ اللہ علیہ سے پیرزادوں کو طلب کیا۔ اور پوچھا کہ تم مہدوی ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم مہدوی ہیں۔ فرمایا تمہارے دین کا کوئی عالم (بھی) ہے کہ اس پر بحث کریں؟ انہونے جواب دیا کہ ہم زیادہ معلومات نہیں رکھتے کہ آپ سے بحث کرسکیں۔ البتہ ہمارے پیرزادے میاں شیخ ابراہیم موضع پچھونڈ میں (تشریف رکھتے) ہیں۔ قاضی نے کہا۔ ''انھیں بلوائیے''۔

اس کے بعد ان لوگوں نے حقیقت حال کہلا بھیجی۔ پس موضع پچھونڈ سے (حضرات) الیاس میراں، میاں شیخ ابراہیم، شیخ اعظم اور ابوالقاسم وغیرہ فقراء نے شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے روضے پر پہنچ کر قاضی کو اطلاع دی۔ قاضی نے انھیں طلب کیا، یہ لوگ جا کر قاضی کی کچہری میں بیٹھ گئے۔ قاضی کے بلانے پر شیخ ابراہیم اور شیخ اعظم قاضی کے گھر میں گئے اور اسے سلام کیا (قاضی نے) جواب میں وعلیکم السلام کہہ کر پوچھا

تم (مہدوی) کیا عقیدہ رکھتے ہو۔؟

ان لوگوں نے کلمہ شہادت پڑھا اور فرمایا

ہم خدائے تعالیٰ کی وحدانیت اور رسالت پناہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ (اسلام) پر قائم، اور آپؐ کے چاروں اصحابؓ (خلفائے راشدین) کو دوست رکھتے ہیں اور چاروں مذہبوں (حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی) کو برحق جانتے ہیں۔ اور ہم سنت وجماعت ہیں۔ اور (حضرت) مہدیِ موعودؑ کو ''آکر جاچکے'' کہتے ہیں۔ اس کے بعد قاضی نے کہا۔

آپ کس دلیل سے مہدیِ موعودؑ کو ''آکر جاچکے'' کہتے ہیں؟

میاں شیخ ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس دلیل سے (جیسا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ بھیجے گا اس امت میں ہر صدی کے راس پر ایک ایسے شخص کو جو اس امت کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا'' مشکوٰۃ۔

(حدیث کی) شرح کرنے والے (علماء) کہتے ہیں کہ دسویں (صدی) کا مجدد مہدی (موعود) ہے۔ یہ روایت تنبیہ التحرز اور نووی (شارح مسلم) وغیرہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اللہ کے سچے ولی، متشرع، قدوۃ المتاخیرین (حضرت) سید محمد گیسودرازؒ نے اپنے ملفوظ میں فرمایا ہے" حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھیجے گا میری امت سے ایک مہدی (مجدد) نہ ہوگا"۔ امام طبری نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ بیشک مہدیؑ ۹۰۵ھ ہجری میں ظاہر ہوں گے۔ پس اس ذات (حضرت سید محمد مہدی موعودؑ) کا ظہور اسی تاریخ (سال میں) ہوا۔ جس کو شک ہوا سے لازم ہے کہ ان دلیلوں پر غور کرے۔ پس ثابت ہوگیا کہ یہی ذات مہدیؑ (موعود) ہے۔ یہی بات سچ ہے اس میں کوئی شک نہیں (پس) ہم دلیلوں سے مہدیؑ کو (سچا) ثابت کر چکے ہیں۔ اور آپ کس دلیل (کی بنیاد) پر انتظار کر رہے ہیں؟ فرمائیے۔!

قاضی نے کہا" اس سلسلے میں ایک حدیث ہے کہ۔ (مہدیؑ) زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے معمور تھی۔" اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ (مہدیؑ کے آنے کے بعد) تمام ظلم و جور ختم ہو جائے گا، اور تمام دنیا میں انصاف اور راستی (رائج) ہو جائے گی۔ اور تمام لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور تمام دنیا میں کوئی کافر نہ رہے گا ابھی تو یہ ہوا نہیں، اور تم کہتے ہو کہ مہدیؑ آئے اور چلے گئے۔ یہ بات کس طرح کہتے ہو۔؟

میاں شیخ ابراہیمؒ نے جواب میں فرمایا۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو خبر دی ہے کہ تمام لوگ ایک ملت اور دین پر نہ ہوں گے اور ان سے ظلم و جور دور نہ ہوگا۔ اور ان کے درمیان فساد اور اختلاف (باقی) رہے گا قیامت تک۔

قاضی نے کہا۔ وہ کونسی دلیل ہے۔ پڑھئے۔

میاں شیخ ابراہیم نے آیت کریمہ پڑھی۔" اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی گروہ کر دیتا۔ اور وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے سوائے اس کے جس پر تیرا رب رحم کرے۔ اور اسی کے لئے اس نے انہیں پیدا کیا ہے اور تیرے رب کی بات پوری ہوگی کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دوں گا"۔ (پ۱۲۔ رکوع ۱۰)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔" اور ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک دشمنی اور بغض ڈال دیا ہے"۔ (پ۶، رکوع ۱۳)

تفسیر مدارک میں اس آیت کے تحت یہ لکھا ہے کہ وہ لوگ ہمیشہ، ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے اور ان کے دل متفرق رہیں گے نہ ان میں کبھی اتفاق ہوگا نہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔

۳۔ آیت" کافر اس کے بارے میں ہمیشہ شک ہی میں رہیں گے یہاں تک کہ وہ گھڑی ان پر اچانک آ جائے یا ان پر تباہ کرنے والے دن کا عذاب آ جائے"۔ (پ۱۷۔ رکوع ۱۴)

حدیث۔’’میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق کے مقابلے پر جنگ کرتی رہے گی اور وہ قیامت تک اپنے دشمنوں پر غالب رہے گی‘‘۔(صحیح مسلم)

پس معلوم ہوا کلام اللہ کی ان آیتوں اور احادیث رسول ﷺ سے کہ دنیا کے تمام لوگ مسلمان نہ ہوں گے اور ان کے درمیان کا اختلاف دور نہ ہوگا، قیامت تک اللہ کی سنت اور قانون آدم علیہ السلام کی پیدائش سے اس زمانے تک اسی طور جاری ہے۔ارشاد باریِ تعالیٰ ہے’’بہت کم ایمان لاتے ہیں اور اکثریت فاسقوں کی ہوگی‘‘۔اسی کے ساتھ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے حق میں ارشاد فرمایا ہے۔’’ہم نے آپؐ کو صرف رحمتہ للعالمین بنا کر بھیجا ہے‘‘۔اشرف الانبیاء، برہان الاصفیا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان (مبارک) سے دین پہنچنے کے بعد بھی دنیا کے تمام لوگ مسلمان نہ ہوئے۔ پس (حضرت) صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے حق میں فرمایا ہے کہ’’میری امت میں ۷۳ فرقے ہوجائیں گے اور سوائے ایک کے سب دوزخ میں جائیں گے‘‘۔ جب آنحضرت ﷺ نے اپنی امت میں ان فرقوں کے پیدا ہونے کو بیان فرمایا ہے تو حضرت مہدیؑ کے زمانے میں (تمام دنیا والے) مسلمان کس طرح ہوجائیں گے۔آپ اچھی طرح انصاف کریں۔ ’’جو انصاف کرتا ہے اس پر اللہ رحم فرماتا ہے‘‘۔(یہ بات) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔

اس کے بعد قاضی نے سوال کیا:۔

’’امامِ مہدیؑ و حضرت عیسیٰؑ ایک زمانے میں پیدا ہوں گے اور ایک دوسرے کی اقتداء کریں گے‘‘۔اب تک ایسا نہیں ہوا۔اور تم امامِ مہدیؑ آئے اور گئے کہتے ہو۔کس دلیل سے اپنا دعویٰ ثابت کرتے ہو۔؟

میاں شیخ ابراہیمؒ نے جواب میں فرمایا۔اپنے پیغمبر ﷺ کی حدیثوں اور ملا تفتازانی کے قول سے ہمارا دعویٰ ثابت ہے کہ ایک ہی زمانے میں مہدیؑ اور عیسیٰؑ جمع نہ ہوں گے۔

قاضی نے کہا۔ وہ حدیث اور قول پڑھئے۔ میاں رحمتہ اللہ علیہ نے حدیث پڑھی۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا’’ کیسے ہلاک ہوگی میری اُمت کہ اس کے آغاز میں، میں ہوں اور اس کے آخر میں عیسیٰؑ ہیں اور میرے اہل بیت سے مہدیؑ اس کے درمیان میں ہیں‘‘(مشکوٰۃ)

دو خلیفوں کے جمع ہونے کے سلسلے میں فرمایا۔’’جب دو خلیفوں سے بیک وقت بیعت کی جائے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کرو‘‘۔

قاضی نے پوچھا۔ یہ حدیث کس کتاب میں ہے؟

میاں شیخ ابراہیمؒ نے کہا۔مشکوٰۃ میں ہے’’پس قاضی کتاب میں ڈھونڈنے لگا، میاں مذکور نے خود دونوں حدیثوں کو

کتاب سے نکال کر پڑھ دیا۔ پھر قاضی نے کہا وہ قول کونسا ہے؟ میاں مذکور نے قول سنایا۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ عیسیٰؑ مہدیؑ کی اقتداء کریں گے ایک بے سند بات ہے پس اس پر اعتماد نہ کرنا چاہیئے۔

قاضی نے کہا ''یہ قول کس کتاب میں ہے''؟ اور اس کا مصنف کون ہے؟

میاں مذکورؒ نے کہا (کتاب) شرح مقاصد میں ہے اور مصنف کا نام سعد الدین تفتازانی ہے'' پھر قاضی نے سوال کیا۔

مہدیؑ تو مدینہ میں پیدا ہوں گے اور یہ مہدیؑ ہندستان میں پیدا ہوئے ہیں پس کس دلیل سے آپ نے (ان کو) مہدی آخر الزماں ثابت کیا ہے۔؟

میاں شیخ ابراہیمؒ نے کہا ''اس دلیل سے کہ لفظ مدینہ عربی زبان میں مطلق واقع ہوا ہے اسے مقید کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور شہر کے پرلے سرے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا۔

قاضی نے پوچھا۔ ''وہ کونسا شہر ہے؟ اور اس شخص کا نام کیا ہے؟ (وہ) کس پیغمبر کے زمانے میں (موجود تھا)؟''

میاں مذکور نے کہا۔ شہر کا نام انتاکیہ ہے۔ وہ زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تھا اس آدمی کا نام حبیب بخارا تھا۔ پس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ لفظ مدینہ مطلق شہر کے لئے (استعمال ہوا) ہے۔

قاضی نے پوچھا۔ جونپور تو ہند میں ہے اور مہدی آخر الزماں کو عرب میں پیدا ہونا ہے؟ میاں مذکور نے کہا ''حدیث میں آیا ہے کہ مہدیؑ ہندوستان میں پیدا ہوگا۔''

قاضی نے کہا ''اس حدیث کو پڑھیئے''۔

میاں شیخ ابراہیمؒ نے یہ حدیث پڑھی۔ ''مہدی حسینؓ بن علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے نکلیں گے ان کی وِلادت کابل یا ہندوستان میں ہوگی پھر مکہ کا قصد کریں گے پس مکہ سے آگے بڑھ جائیں گے''۔

قاضی نے کہا۔ ''وہاں (انہوں نے) کیا دعوت کی اور کس نے قبول کیا؟''

میاں مذکور نے کہا ''(حضرت) مہدیِ موعودؑ کعبۃ اللہ کو گئے اور منبر پر سوار ہو کر اپنی مہدیت کی دعوت ظاہر کی اور حدیث پڑھی''۔

''جس نے میری اتباع کی وہی مومن ہے''

اس کے بعد میاں شاہ نظامؓ، بادشاہ جائس نے (سب سے) پہلے حضرتؑ کی بیعت کی اور کہا آمنا وصدقنا (ہم ایمان لائے اور ہم نے تصدیق کی) ان کے بعد قاضی علاء الدینؓ بیدری نے حضرت امام (علیہ السلام) سے بیعت کر کے کہا۔ آمنا

وصدقنا۔

اس کے بعد قاضی نے کہا'' دوآدمیوں کی بیعت مہدیت کی دلیل ثابت نہیں ہوسکتی۔

میاں مذکور نے فرمایا کہ (حضرت امام علیہ السلام) کے مرید بہت تھے۔ان سب نے بھی آنحضرتؐ کی بیعت کی تھی اور شریعت محمدیؐ میں دو معتبر گواہوں سے دعویٰ ثابت ہوجاتا ہے۔ان (حضرات) کی بیعت کا ذکر میں نے اس لئے کیا کہ وہ ہر دو بے حد معتبر ہیں ان میں سے ایک تو شہر جائس کے بادشاہ اور دوسرے بیدر کے قاضی تھے ان دونوں کی گواہی شریعت میں دلیل ثابت ہے ان کی گواہی سے حضرت امام علیہ السلام کی مہدیت ثابت ہوتی ہے۔

قاضی نے کہا۔''جو حدیث تم نے پڑھی وہ کس کتاب میں ہے''۔

میاں شیخ ابراہیمؒ نے فرمایا (کتاب) عقدالدرر میں ہے۔اور حضرت علیؓ نے اشعار میں فرمایا ہے۔جیسا کہ الشیخ محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات مکیہ میں ذکر کیا ہے۔

آگاہ ہوجاؤ خاتم الاولیاء موجود ہوں گے امام العارفین کی ذات فقید المثال ہوگی
وہ سید مہدی آل احمد سے ہے وہ ہندی تلوار ہے جبکہ ظاہر ہو
وہ آفتاب ہے جو ہر بادل اور تاریکی کو دور کریگا وہ موسم بہار کی بارش ہے جبکہ ظاہر ہو

پس میاں مذکور نے کہا۔حدیث نبوی اور قول (حضرت) علیؓ سے معلوم ہوا کہ مہدیؑ ہندوستان میں پیدا ہوں گے۔ اور ہم نے اسی مہدیؑ کو قبول کیا ہے کہ ان کی تشریف آوری اس خاص زمانے میں ثابت ہوچکی ہے۔پس میاں شیخ ابراہیم نے قاضی سے دریافت کیا۔''آپ کے پاس کتاب شعب الایمان ہے؟''

قاضی نے کہا۔''شعب الایمان کو کیوں پوچھتے ہو''۔

میاں مذکور نے کہا۔اس (کتاب) میں علمائے اہل سنت و جماعت نے بالاتفاق مہدیؑ کے زمانہ ظہور کے بارے میں توقف فرمایا ہے۔اور شرط امامِ مہدیؑ اور ظہور امامِ مہدی آخرالزمانؑ کو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے حوالے کیا ہے۔

قاضی نے کہا۔وہ کونسا قول ہے۔پڑھ ڈالئے؟۔میاں مذکور نے یہ قول پڑھا۔

لوگوں نے مہدیؑ کے بارے میں اختلاف کیا (تب) اہل علم کی ایک جماعت نے توقف اختیار کیا اور اس معاملے کو اس کے جاننے والے (خدا) کے حوالے کردیا اور (صرف) اتنا ہی اعتقاد رکھا کہ وہ بی بی فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے ہوں گے۔اور اللہ جب چاہے گا ان کی تخلیق فرمائے گا اور اپنے دین کی نصرت کے لئے مبعوث کرے گا۔

قاضی نے کہا۔ یہ کتاب ہمارے کتب خانے میں نہیں ہے۔ میاں مذکور نے کہا ''بادشاہ کے کتب خانے سے طلب کیجئے اور دیکھ لیجئے اگر یہ قول (اس) کتاب میں ہو تو مجھے سچا جانئے ورنہ حدیث کا یہ حکم مجھ پر عائد ہوگا کہ ''جھوٹا میرا اُمتی نہیں ہے''۔

قاضی دل سے جانتا تھا کہ یہ سچ کہہ رہے ہیں پس اس بات سے انجان ہو کر کہا۔ اب تو شام ہوگئی (لیکن) پھر سوال کیا۔

حدیث میں ہے کہ دریا کے کنارے قسطنطنیہ کا قلعہ ہے۔ مہدیؑ اس کو اللہ اکبر کہہ کر فتح کرے گا۔؟ تمہارے مہدیؑ نے اس قلعہ کو فتح نہیں کیا؟

میاں مذکور نے فرمایا۔ نہیں کیا ہے کیونکہ اس حدیث میں اختلاف واقع ہوا ہے۔

قاضی نے کہا کیا اختلاف؟

میاںؒ نے کہا اس قلعہ کو تکبیر سے فتح کرنے والا شخص بنی اسرائیل سے ہے یہ مہدیؑ بنی اسرائیل سے نہیں ہیں ''اسی دوران ایک عالم نے کہا کہ مہدیؑ اولاد حسینؓ سے ہے''۔ پس یہ قول بنی اسماعیل کے تعلق سے ثابت ہوگا۔ قاضی نے کہا۔ ''میں نے ایک کتاب میں دیکھا ہے کہ مہدیؑ بنی عباس سے ہوگا!''۔

میاں شیخ ابراہیمؒ نے کہا علمائے اہل سنت و جماعت مہدیؑ کو اولادِ حسینؓ سے ثابت کر چکے ہیں۔!

قاضی نے کہا:۔ ''پہلے تمہارے مہدیؑ کی تحقیق کرکے اس کے بعد بحث کی جائے''۔

میاںؒ نے کہا۔ ''اسی اختلاف کی وجہ سے ہمارے بزرگوں میں سے ایک میاں شیخ علائیؒ نے جو شیر شاہ اور سلیم شاہ کے مرشد تھے۔ (ا) انہوں نے متقدمین اہل سنت و جماعت کی کتابوں سے حضرت امامِ مہدی علیہ السلام کے ظہور کو آیات قرآن، احادیث رسول علیہ السلام اور امت مرحومہ کے اجماع کے اقوال کے ذریعہ تحقیق کرکے اس مہدیؑ کی تصدیق کی۔ اسی مہدیؑ کی مہدیت پر آمنا وصدقنا کہا۔ ہم سب مہدوی مصدقین حضرت میراں سید محمد مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ اللہ، وخلیفہ محمد رسول اللہ کے اخلاق محمودہ کی تصدیق کرکے آمنا وصدقنا کہتے ہیں کیونکہ (حضرت) میراں سید محمد مہدیِ موعودؑ کے تمام اخلاق (حضرت) خاتم المرسل والانبیاءؑ کے جمیع اخلاق کے مانند تھے۔ (حضرات انبیاءؑ اور اولیاءؒ کے مصدقوں کا اتفاق و قرار اس بات پر ہے کہ ایسے اخلاق سے موصوف ہستی ہرگز خدائے تعالیٰ پر افتراء کرنے والی نہیں ہوسکتی۔ اور ایسے اخلاق والے سے ہرگز جھوٹ، بہتان، خلاف بیانی صادر نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ انبیاءؑ کی نبوت کے ثبوت میں فقہاء کے کلام میں یہ (اصول) واقع ہوا ہے کہ سچے (آدمی) سے سچ ہی ظاہر ہوتا ہے اگر انصاف کرنے والوں میں سے کوئی منصف اور سچا طالب

سچی طلب کے ساتھ امام آخر الزماںؑ کے شرف اور اشرف الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کے شرف (کی) تحقیق کرنا اور یقین پیدا کرنا چاہے تو اس کے لئے لازم و واجب ہے کہ کتاب کشف الحقائق مصنفہ امام محمد نسفی میں آیت کریمہ ''**لما یلحقوا بھم**'' کے تحت دیکھے کہ ہر دو محمدین کا ذکر مساویانہ (طور پر) کیا ہے کہ امام آخر الزماں کی ذات صورت و سیرت میں (آنحضرت ﷺ کے جیسی ہوگی) یعنے ''ان کی ذات نبی ﷺ کی ذات کی طرح ان کا علم نبی ﷺ کے علم کی طرح ان کی جماعت نبی ﷺ کی جماعت کے مانند، ان کا صبر نبی ﷺ کے صبر جیسا ان کا توکل نبی ﷺ کے توکل جیسا تمام احوال میں نبی ﷺ کے جیسے ہوں گے۔ ظاہر و باطن میں اس طرح مساوی بیان کیا ہے۔

ایضاً شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات مکی میں کن قابل تعریف صفات و اخلاق کریمہ سے حضرت امامِ مہدی آخر الزماںؑ کو موصوف کیا ہے اور ولایت خاص محمد کا تفصیلی بیان کیا ہے دیکھنا چاہیئے تا کہ اپنی حقیقی مراد کو پہنچے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

میاں شیخ ابراہیمؒ نے قاضی کے سامنے ایک کتاب دیکھ کر پوچھا۔ (یہ) کیا کتاب ہے؟۔ اس نے کہا ''مشکات'' ہے۔ [1]

میاں مذکور نے کہا۔ اس کتاب میں (بھی) مہدی علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ (اس طرح کہ) (حضرت) علیؓ نے کہا کہ میں نے (آنحضرتؐ) سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا مہدیؑ ہم سے ہوں گے یا ہمارے غیروں سے (حضرت) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''بلکہ ہم میں سے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان پر دین کو ختم کرے گا جس طرح ہم سے شروع فرمایا ہے''۔ (حدیث کے) حافظوں کی ایک جماعت نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کو بیان کیا ہے ان میں ابوالقاسم طبرانی، ابونعیم الاصفہانی اور عبدالرحمٰن بن ابی حاتم وغیرہ ہیں۔

قاضی نے کہا جو کچھ تم نے کہا۔ میں نے اس کتاب میں دیکھا ہے ''پھر (قاضی نے) کہا'' تم دلیلیں اور حدیثیں یاد کر چکے ہو۔ اور ہمیں یاد نہیں ہے۔ ''میاںؒ نے کہا''۔ ''ہاں جو دلیلیں ضروری تھیں انہیں یاد کر چکا ہوں یہ کام ہم پر لازم ہے۔ اس لئے کہ تمام لوگوں پر حضرت علیہ السلام کی تصدیق فرض ہے۔ کیونکہ آپ کی ذات واجب التصدیق تھی اس لئے کہ آپؑ خدا کے موعود تھے اور موعودِ خدا اُس کو کہتے ہیں کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن) میں یا اپنے پیغمبر کی زبان سے اس کے مبعوث کرنے کا وعدہ کیا ہو۔

خود حضرت (سید محمد مہدی موعود علیہ السلام) نے فرمایا ہے کہ۔

---

[1] جلد سوم گلشن ہشتم چمن چہارم تاریخ سلیمانی۔

''اللہ تعالیٰ کے حکم اور (حضرت) رسول اللہ ﷺ کی روح کے مشاہدہ کے ذریعہ مجھے مہدیت پر مامور کیا گیا اور آپؑ ہمارے پیغمبر ﷺ کی اتباع کرتے تھے اور آپؑ کا مرتبہ اجتہاد (مجتہدین) سے بڑھا ہوا ہے۔ آپؑ کے مرتبہ میں کوئی شخص بھی شریک نہیں۔ علماء نے فرمایا ہے کہ جو شخص تمام محمدی صفات رکھتا ہو اور اپنی مہدیت کی دعوت خدا کے حکم سے اور خدائے تعالیٰ کی کتاب کے موافق (پیش) کر چکا ہو۔ اور جو نبیوں اور رسولوں کی طرح اللہ کی حجت ہو اور جو خدا کا موعود ہو محمد کی ولایت مقیدہ کا خاتم ہو اور قرآنی نص کے مطابق قرآن کے مانند، ہدایت اور رحمت رکھنے والا ہو، اور قرآن جس کی گواہی دیتا ہو، امامت وخلافت کے لئے نص قرآن کا مدلول ہو اور جو بینۃ اللہ (اللہ کی نشانی) اور خدا کا محبوب کلام اللہ کے نص سے ہو، (یہاں تک کہ) اس کی قوم (بھی) موعود اور منصوص قرآن ہو، اور اپنی اتباع کے (لحاظ سے پیغمبر کا) ظاہری و باطنی (طور پر) تابع ہو چکا ہو۔ ایسا شخص ان چند جلیل دلیلوں کے ذریعہ ثبوت قطعی پا چکا ہو (پس) مذکورہ دلیلوں میں سے ہر دلیل و حجت سے اس کی ذات تمام مخلوقات پر واجب التصدیق ثابت ہو چکی ہے پس جس نے (اس بات کو) سمجھ لیا۔ سمجھ لیا۔ اس کی ذات کا انکار کفر کس طرح نہ ہوگا؟ جب حضرت امام علیہ السلام کے مصدقوں نے آپؑ کی ذات جو واجب التصدیق جان کر آپؑ پر ایمان لا کر آمنا وصدقنا کہا اس کے بعد کلام اللہ کی آیتوں حضرت رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں اور خدا رسیدہ علماء جو اہل سنت والجماعت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیرو اور تابع تھے کے اقوال جمع کر کے امام مہدی آخر الزماں یعنے حضرت میراں سید محمد مہدیِ موعود علیہ السلام کی مہدیت کو ثابت کر چکے ہیں۔ جس طرح کہ ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کے ثبوت میں دلائل قطعی و یقینی پیش کر کے آپؐ کی ذات کو واجب التصدیق ثابت کر چکے اور ایمان لا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام مومنوں پر امامِ مہدی علیہ السلام کی تصدیق لازم وواجب بلکہ فرض ہے۔ ان ہی علماء کی شان میں حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء سردار الاصفیاءؐ نے فرمایا ہے:۔

کہ میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کے مانند ہیں۔

ان سب باتوں کے باوجود امام مہدی علیہ السلام کی علامات کے سلسلے میں علماء میں بہت سے اختلافات اور حدیثوں میں بے شمار تعرضات ہیں۔ اسی وجہ سے ارباب اہل دین وسالکان راہ یقین نے (اصول) ''**اذا تعارضا تساقطا**'' بیان فرمایا ہے۔ آپ ان اختلافات میں حضرت امام مہدیؑ کی امامت وخلافت کا ثبوت کرنا چاہیں اور ان محالات ومشکلات میں کوئی شخص جو خواہش نفس میں گرفتار ہو چکا ہو۔ اپنے مقصود کو پہونچنا چاہے گا تو غیر ممکن ہے۔ اس سلسلے میں ایک آیت ہے۔

پس اللہ نے ایمان والوں کو اس سچی بات کی جس میں وہ اختلاف کر رہے تھے، اپنے حکم سے ہدایت کی ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے (پ۲۔ رکوع ۱۰)

تفسیر رحمانی میں اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ دلیل نقلی اور معلم بشری کے بغیر (اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو راہ حق دکھادی) اس کے بعد ہمارے آپ کے درمیان کیا مباحثہ و مناظرہ و ردوبدل ہوسکتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ خدا کے حکم پر عمل کریں۔

قاضی نے کہا۔''خدائے تعالیٰ نے کیا فرمایا''۔

میاں مذکور نے یہ آیت پڑھی۔

ا۔جس نے نیک کام کیا، اپنے لئے ہے جس نے برا کیا تو اس کی برائی اسی پر ہے۔اور تیرا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ (پ۲۴۔رکوع ۲۰)

۲۔وہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی ان کے لئے ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم نے کمایا۔تم سے ان کے کام کی پوچھ نہیں ہوگی۔(پ ا۔رکوع ۱۹)

۳۔مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں۔اللہ ہمارا رب اور تمہارا رب ہے ہمارے لئے ہمارے عمل ہیں اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہمارے اور تمہارے درمیاں کچھ جھگڑا نہیں۔اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور اس کی طرف پھر آنا ہے (پ ۲۵۔رکوع ۳)

یعنے فرمایا گیا ہے کہ ہر حالت میں انصاف کرو اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے (عقیدے کے) لئے خدا تم سے نہ پوچھے گا۔اور تمہارے لئے ہم سے نہ پوچھے گا جو نیک عمل کرے گا۔اسکو اللہ اچھا معاوضہ دے گا۔جو برا عمل کرے گا۔اسکو سزا دے گا۔واضح ہو کہ قیامت کے دن سب سے پوچھنے کی خدا کو ضرورت نہیں ہے۔

قاضی نے کہا''میرا فرض ہے کہ ہر ایک کی تحقیق کروں''

پس میاں کے فرزند شیخ اعظم نے کہا۔اے قاضی۔بادشاہ کی فوج میں بہت سی قومیں ہیں یعنی (۷۳) فرقوں سے زیادہ یہود و عیسائی پارسی اور مشرکین آپ کس قوم سے پوچھتے ہیں۔کیونکہ جو لوگ خارجی المذہب ہیں وہ خارجیوں کی باتیں کریں گے۔اور جو لوگ سچے (مسلمان) ہیں وہ سچی باتیں (موافق) قرآن کریں گے۔ہر ایک سے پوچھنے اور تحقیق کرنے سے آپ کو کیا (فائدہ) حاصل ہوگا کیونکہ یہ بات مقررہ ہے کہ جو عمل باپ کرتا ہے اس کا بدلہ باپ پائے گا اور بیٹا جو عمل کرتا ہے بیٹا ہی اس کا بدلہ پاتا ہے۔

قاضی نے کہا۔باپ کی نیکیاں بیٹے کو نہیں دی جاتیں (لیکن) بیٹے کی نیکیاں باپ کو دی جاتی ہیں۔

میاں نے کہا۔واضح ہو کہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا، وروزہ نہیں رکھتا، شراب پیتا اور زنا کرتا ہے تو اس کے بیٹے پر عذاب کیا جاتا ہے یا کسی کا بیٹا برا عمل کرتا ہے تو شاید اس کا باپ عذاب میں گرفتار ہوجاتا ہے۔

قاضی نے کہا۔ گرفتار نہیں کیا جاتا۔

شیخ اعظم نے کہا۔ جس طرح کسی کی برائی پر دوسرے کو گرفتار نہیں کرتے اسی مثال کے مطابق اس کی نیکی بھی دوسروں کو نہیں دی جاتی۔ یہ دونوں باتیں کلام ربانی کے خلاف ہیں۔

قاضی نے کہا۔ آیت پڑھئے۔ شیخ اعظم نے یہ آیت پڑھی۔

''لوگو اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس دن باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکے گا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے سو دنیا کی زندگی تمہیں دھوکا نہ دے۔ اور خدا کے نام پر تمہیں دھوکا نہ دے اور خدا کے نام پر تمہیں وہ دھوکا باز بھی دھوکا نہ دے۔'' (پ۲۱۔ رکوع ۱۳)

قاضی نے کہا۔ تم خدا اور رسول ﷺ کے فرمان پر شریعت محمدیؐ کے موافق عمل کرتے ہو اور درست اعتقاد رکھتے ہو۔

شیخ اعظم نے کہا۔ ہاں ہم سچا عقیدہ رکھتے ہیں خدا کی وحدانیت اور رسول ﷺ کی رسالت اور خدا اور رسول ﷺ کے حکم پر محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں خبر دیتا ہے کہ ''کہہ دو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو اگر وہ سرتابی کریں تو اللہ ایسے منکروں کو دوست نہیں رکھتا'' (پ۳۔ رکوع ۱۲)۔

قاضی نے اس آیتِ کریمہ کو سن کر مسرور ہو کر (ان بزرگوں کو) گھر جانے کی اجازت دے کر خود بادشاہ کے سامنے جا کر مباحثہ کی پوری حقیقت ظاہر کی۔

بادشاہ نے فرمایا۔ ''(کیا) تم مہدویوں کے عقیدے سے واقف ہو چکے اور ان کے مذہب کی تحقیق کر چکے ہو؟''

قاضی نے کہا۔ یہ لوگ خدا کی وحدانیت اور رسالت کے پہنچنے کے قائل ہیں۔ چاروں صحابہؓ کو دوست رکھتے ہیں اور چاروں مذہبوں کو حق جانتے ہیں اہل سنت و جماعت ہیں امام مہدی آخر الزماں کو آ کر جا چکے کہتے ہیں۔

بادشاہ نے پوچھا۔ کیا ان پر کوئی شرعی حد (سزاء) لازم آتی ہے۔

قاضی نے کہا۔ ان پر کوئی حد نہ قتل، نہ قید نہ اور نہ اخراج شرعی طور پر کوئی سزاء لازم نہیں آتی۔

بادشاہ نے کہا۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ لوگ پابند شریعت اور عالم (شریعت) اور (شریعت) پر عمل کرنے والے ہیں۔ اور سوال و جواب میں قرآن کی آیتوں اور رسول کی حدیثوں اور بزرگان دین کے اقوال سے دلیل لاتے ہیں۔ ہمارے پیغمبر ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے ہیں شریعت کے خلاف نہیں چلتے خدا اور رسول ﷺ کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اہل سنت و جماعت کا اعتقاد رکھتے ہیں اور یہ جو کہتے ہیں کہ مہدیؑ آئے اور گئے اس پر شرع شریف کا کوئی حکم لازم نہیں آتا۔ (اچھا) انہیں رخصت کر دو۔

جب قاضی (صاحب) اپنی مقام پر آئے تو ہم کو درگاہ شاہ شریف مجذوبؒ سے بلوا کر بادشاہ کی مجلس کی حقیقت ظاہر کر کے کہا بادشاہ کے حضور سے ان کی رخصت (جانے کی اجازت) حاصل کر لی گئی ہے چاہیئے کہ اپنے مکان چلے جائیں۔ پس ہم لوگ قاضی ابوسعید سے رخصت حاصل کر کے روضہ شاہ شریفؒ سے موضع چچونڈ کو پہنچے۔

فقط

الراقم

ابوالقاسم